مولانا سید تصدق بخاری نے کتاب کے آغاز میں سرسید کا خاندانی پس منظر، تعلیمی مراحل، ان کے بارے میں علماء اور مورخین کے آراء پیش کی ہیں مثلاً شیخ محمد اکرام کی تصنیف موج کوثر ص۱۷۱ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ "سرسید اور مرزا غلام احمد قادیانی ہم عقیدہ تھے" ص۵۱ سے کشفِ حقائق کے عنوان سے تفسیر حقانی کے حوالے سے سرسید کی قرآنی علوم سے جہالت کو آشکارا کیا ہے پھر سرسید کی تفسیری کاوش کے حوالے سے ان کے مبلغ علم، ملکہ وکٹوریہ سے ان کے روابط قرآنی مطالب کو بدلنے کی مذموم کاوشیں، سود کی حلت، جبرئیل، معراج اور جنت کے انکار کے علاوہ دسیوں ایسی تحریفات نقل کی ہیں جنہیں پڑھ کر یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ ایک مسلمان ایسی تحریر لکھنا تو کجا، سوچ بھی نہیں سکتا بہر حال سرسید واقعۃً محرف قرآن تھے پیش نظر کتاب اُن کی اسی حیثیت کا تاریخی تحقیقی جائزہ اور ایک مستند دستاویز ہے صفحات ۲۴۸، کتابت عمدہ، طباعت شاندار قیمت معقول ملنے کا پتہ۔ ۲۳-سی - وائی بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ ۵۲۲۶۰

فقہی مقالات جلد اوّل

تصنیف حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ صفحات ۳۰۱
قیمت ۹۰/ روپے ناشر میمن اسلامک پبلشرز ۱۸۸/۱ لیاقت آباد کراچی ۱۹

پیش نظر کتاب حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ کی عربی زبان میں تحریر کردہ مقالات "بحوث فی قضایا الفقہیہ المعاصرۃ" کا اردو ترجمہ ہے جو انہوں نے "اسلامی فقہ اکیڈمی" کے لیے تحریر فرماتے تھے حضرت مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب اس کے مترجم ہیں جنہیں اللہ نے جوانی اور نوعمری میں دسیوں کتابوں کا مولف، مرتب مترجم اور ناشر کے طور پہ چن لیا ہے مولانا میمن کا ترجمہ پہ خود مولف مولانا عثمانی صاحب نے نظر ثانی بھی فرمائی ہے فقہی مقالات کی اس جلد میں کاغذی نوٹ اور کرنسی کا حکم، کرنسی کی قوت خرید اور ادائیگیوں پہ اس کے شرعی اثرات، قسطوں پر خرید و فروخت، شیئرز کی خرید و فروخت، حقوق مجردہ کی خرید و فروخت، مغربی ممالک کے جدید مسائل اور اسلامی بینکنگ کے چند مسائل جیسے اہم عنوانات پر سیر حاصل اور جامع مباحث ہیں جو علماء، مفتیان کرام اور طلبۂ علوم دینیہ کی طرح عامۃ المسلمین کے لیے بھی بے حد نافع ہے توقع ہے فاضل مترجم اس کے بقیہ مضامین بھی جلد منظر عام پر لانے کی کوشش کریں گے کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، مضبوط جلد بندی، شاندار کور صفحات ۳۰۱ قیمت ۹۰ روپے

(بقیہ ص۴۶ سے)

شاگرد بڑے تعجب سے سوچنے لگتے تو وہ پورا واقعہ سناتے اور کہتے وہ بنواشہل کا جوان عمرو بن ثابت بن وقش تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی شہادت کی اطلاع سنی تو فرمایا کہ ـــــ اُس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر بہت پایا۔ جو سوال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھتے تھے وہ اسی روایت پر مبنی ہے۔ رسالت پناہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ـــــ وہ یقیناً جنتی ہے!